پہلا چھاپہ خانہ مسلمانوں نے ایجاد کیا
ویانا، پنسلوانیا میں مطبوعہ کتابیں محفوظ ہیں

[ڈاکٹر قاضی عبدالقادر، سابق صدر شعبۂ فلسفہ، جامعہ کراچی و سابق مسجل جامعہ کراچی کا ایک قدیم مضمون اہل فکر ونظر کے لیے پیش کیا جارہا ہے]

یہ بات حیران کرے لیکن اسے قبول نہ کرنے کی کوئی وجہ بھی نہیں کہ ابھی یورپ میں گوٹن برگ کے چھاپے خانے میں پہلی انجیل مقدس چھپ رہی تھی کہ اس سے دو صدی قبل دنیائے اسلام میں مطبوعہ تحریریں اہل علم وفن کے کتب خانوں کی زینت بننے لگی تھیں۔ یہ سچ ہے کہ گوٹن برگ کے متحرک چھاپہ خانے کی ایجاد بعد کی چیز ہے لیکن یہ اسی چھاپہ خانے کی ترقی یافتہ صورت تھی جس کی ایجاد مسلم اہل فن وحرفت کے ذہن سے ہوئی۔

اس سلسلے میں سب سے پہلے ۱۸۹۴ء میں آسٹریائی محقق جوزف فان کرابیک نے آرچ ڈیوک رینار کے ذاتی کتب خانوں میں محفوظ قدیم مسلم صنعت وطباعت کے بیسیوں نمونوں کا ذکر کیا تھا۔ لیکن فان کرابیک کی تحقیق جلد ہی لوگوں نے بھلادی، البتہ اس صدی میں امریکی محقق تھامس فرانیس کارور نے اپنی تصنیف مطبوعہ ۱۹۲۵ء میں پھر اس طرف توجہ دلائی کہ گوٹن برگ کی ایجاد سے پہلے مسلم دنیا میں طباعت کا آغاز ہو چکا تھا۔ اس کے ثبوت میں اس نے ایسی طبع شدہ تحریروں کے بے شمار نمونوں کا ذکر کیا ہے یہ تحریریں مختلف قسم کے کپڑوں اور کاغذوں پر چھپی ہوئی ہیں۔ کارور کے مددگار محقق پروفیسر اڈالف گروہ مان (جرمن یونیورسٹی پراگ) نے قومی کتب خانہ، وی آنا، میں محفوظ عربی مطبوعات کا ذکر تو کیا ہی ہے جو آرچ ڈیوک

کے رینار کا حصہ ہیں، اس کے علاوہ ان مطبوعات کے مختلف نمونوں کا بھی تذکرہ کیا جو یورپ کے مختلف عجائب گھروں اور جامعات میں موجود ہیں۔

مثلاً اس کے مطابق ان مطبوعات کے چھ نمونے ھائیڈل برگ میں، ایک برلن میں اور دو برٹش میں میوزیم لندن میں موجود ہیں۔ حال میں معلوم ہوا ہے کہ اسی قبیل کا ایک نمونہ امریکی جامعہ پنسلوانیا میں بھی موجود ہے جس کی عکسی تصویر اگلے صفحے پر دی جا رہی ہے۔

جس صفحہ کی عکسی تصویر آپ دیکھ رہے ہیں۔ وہ دو انچ لمبا اور ڈیڑھ انچ چوڑا ہے۔ اور تیرہویں چودھویں صدی کے چوبی چھاپہ خانے کی بہترین مثال ہے اور یہ تحریر جھلی نما کاغذ پر چھاپی گئی ہیں اور اس اعتبار سے اس کی اہمیت اور ندرت میں اضافہ ہوجاتا ہے کہ اس قسم کی بیشتر تحریریں جھلیوں پر نہیں بلکہ کاغذ وغیرہ پر چھپی ہوئی ہیں۔

تصویر میں دیا گیا صفحہ کسی کتاب کا پہلا صفحہ معلوم ہوتا ہے۔ جہاں یہ ختم ہوتا ہے اس کے ایک دم نیچے غالباً کتاب کے دوسرے، یا کسی اور صفحہ کا ایک کونہ نظر آتا ہے غالباً ایک بڑے کاغذ پر آج کل ہی کی طرح کتاب کے کئی صفحات کا چھاپا لے لیا جاتا تھا، جنھیں بعد میں کاٹ کر، ملا کر، سی کر، کتاب کی شکل دے دی جاتی تھی۔

اس صفحہ کو ہم چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ بالائی چوتھا حصہ، صفحہ کے بقیہ تین چوتھائی سے مختلف ہے۔ اس میں حروف سفید اور زمین سیاہ ہے لاالہ الاالله بہ طرز حروف طغرہ، لکھا ہے۔ حالانکہ طرز تحریر کوفی ہے لیکن یہ بات توجہ طلب ہے کہ کلمہ طیبہ کا پہلا حصہ صفحہ کے وسط میں اور اس کا بقیہ حصہ جو محمد اور رسول اللہ کے حروف پر مشتمل ہیں، صفحہ کے بالائی دائیں اور بائیں دونوں کی زینت ہیں اُس کے بعد ایک سیاہ خط آتا ہے اور پھر سفید کاغذ پر سیاہ تحریر۔۔۔۔ جو اس زمانے کے دستور کے مطابق۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' سے شروع ہوتی ہیں۔ ملاحظہ کیجیے شروع میں قرآن کریم کی آیات [القرآن ۱۲:۳] کی کتابت ہے:

اس کے بعد غیر قرآنی تحریر ہے۔ صفحہ کے طول و عرض اور عبارت کو دیکھتے ہوئے اس بات کا

اچھی طرح اندازہ ہو جاتا ہے کہ حروف نہایت باریک ہیں اور اس سے کندہ کار کے فن کا بھی معترف ہونا پڑتا ہے جس نے اس قدر چھوٹے اور باریک حروف لکڑی پر اس خوبی اور اس خوبصورتی سے کاٹے ہیں اور زاویوں دائروں اور خط منحنی کو ایسا صحیح طور پر کندہ کیا گیا ہے کہ عبارت پڑھنے میں دشواری نہیں ہوتی۔

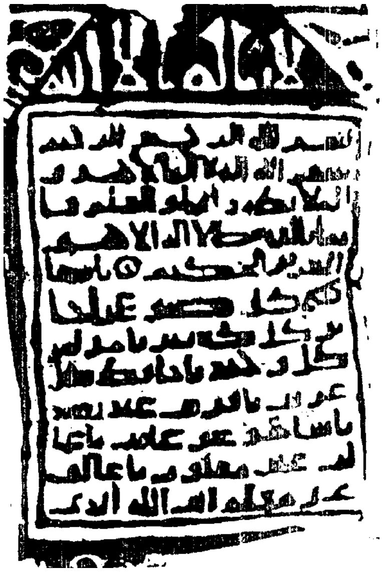

[سلجوقی دور میں عربی چوبی چھاپہ خانے میں طبع شدہ کتاب کے ورق کا عکس]

مطبع گوٹن برگ چودھویں عیسوی میں قائم ہوا لیکن اس سے ۵۰۰ سال قبل سلجوقی دور میں چھاپہ خانہ مسلمان ایجاد کر چکے تھے۔ مسلمانوں کے یہاں کاغذ کی صنعت چوتھی صدی ہجری میں موجود تھی جس کا تفصیل سے ذکر ابن ندیم کی ''الفہرست'' میں ملتا ہے۔